Oriental College Magazine, Century Number, Vol.100, No. 02-04, Serial No. 376-378, 2025

شعبۂ پنجابی، اورینٹل کالج کی تاریخ: آغاز سے تا حال

محمد عرفان الحق، پی ایچ ڈی
اسسٹنٹ پروفیسر پنجابی
انسٹی ٹیوٹ آف پنجابی اینڈ کلچرل سٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

HISTORY OF DEPARTMENT OF PUNJABI, ORIENTAL COLLEGE: INCEPTION TO PRESENT

Muhammad Irfan ul Haq, PhD
Assistant Professor of Punjabi
Institute of Punjabi & Cultural Studies
University of the Punjab, Lahore

Abstract

Punjab University, Lahore is the oldest and largest educational institute in Pakistan. It had been established during the British rule in 1882. While University Oriental College was already established in 1870 under the umbrella of Punjab University College, which was established in 1869. Oriental faculty was the major faculty of University of the Punjab at the time of its establishment. Punjabi (Gurmukhi) Department was started at the University Oriental College in 1879. In 1928 Syndicate of Punjab University had approved the establishment of research departments of Urdu, Hindi and Punjabi and also sanctioned three posts of Lecturers for these subjects. Dr. Mohan Singh Diwana was the pioneer lecturer of Punjabi Department. 1947 Gurmukhi Department had been closed. In 1970 Department of Punjabi Language and Literature was reestablished. Where regular classes of MA Punjabi were started and also research work at MA and PhD level was started. The department started its six monthly research journal “Khoj” in 1978 and six monthly “Punjab Culture” in 2021. The department has been converted in to the Institute of Punjabi and Cultural Studies on 22nd January 2021. The Institute is now offering BS, M Phil, PhD and Diploma Courses in different disciplines of Punjabi Language, Literature and Culture. Institute has its own library. From

where more than twenty five thousand books, transcripts, research journals, and thesis are available. The institute is presently the largest institute of the world with regard to the studies and research about the Punjabi Language, Literature and Culture.

Keywords:
History, Punjabi Education, School of Oriental Language, Punjabi Language and Literature, Oriental College, Gurmukhi, Shahmukhi, Institute of Punjabi and Cultural Studies

جامعہ پنجاب، لاہور پاکستان کی قدیم ترین اور سب سے بڑی درس گاہ ہے۔ یہ انگریزی راج کے دوران ۱۸۸۲ء میں قایم کی گئی۔ قبل ازیں ۱۸۶۹ء میں قایم ہونے والے پنجاب یونیورسٹی کالج، لاہور کے تحت یونیورسٹی اورینٹل کالج کا قیام ۱۸۷۰ء کو عمل میں آچکا تھا۔ جامعہ پنجاب کے قیام کے وقت اورینٹل فیکلٹی اس کی سب سے بڑی اور اہم فیکلٹی تھی۔ جس کے تحت پٹیالہ ٹرانسلیٹر فیلو شپ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جو شخص اس فیلوشپ کو حاصل کرتا تھا اُسے پٹیالہ الفرڈ سکالر کہا جاتا تھا۔ بھائی گورمکھ سنگھ ۱۸۷۸ء سے ۱۸۸۲ء تک پٹیالہ الفرڈ سکالر رہے۔ ۱۸۷۹ء میں یہاں گورمکھی شعبہ قائم کیا گیا جس کے تحت گورمکھی میں پنجابی تعلیم کا آغاز ہوا۔ یہ سلسلہ ۱۹۲۸ء تک چلتا رہا۔ ۱۹۲۸ء میں جامعہ پنجاب کی سنڈیکیٹ نے اردو، پنجابی اور ہندی تحقیقی شعبہ جات کی بنیاد رکھتے ہوئے مذکورہ تمام شعبہ جات کے لیے لیکچرار کی ایک ایک آسامی کی منظوری دی۔ جس کے نتیجے میں سردار موہن سنگھ دیوانہ کو گورمکھی شعبے کا پہلا لیکچرار تعینات کیا گیا۔ یہ شعبہ قیام پاکستان کے وقت ۱۹۴۷ء میں بند کر دیا گیا۔ ۱۹۷۰ء میں شعبہ پنجابی زبان و ادب کا دوبارہ آغاز کیا گیا۔ اس مرتبہ اس شعبے میں ایم اے پنجابی کی باقاعدہ کلاسز شروع کی گئیں اور پی ایچ ڈی کی سطح پر تحقیق کا آغاز ہوا۔ شعبہ پنجابی زبان و ادب کو ۲۰۲۱ء میں ادارہ تعلیماتِ پنجابی زبان و ثقافت کا درجہ دے دیا گیا۔ پروفیسر ڈاکٹر نبیلہ رحمٰن اس ادارے کی بانی ڈائریکٹر کے طور پر ۱۲ دسمبر ۲۰۲۴ء تک خدمات انجام دیتی رہیں۔ ۱۳ دسمبر ۲۰۲۴ء سے نوٹیفیکیشن نمبر D/691/R, Dated 09-12-2024 کے تحت پروفیسر ڈاکٹر نوید احمد شہزاد ڈائریکٹر ادارہ کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ادارے کے دیگر اساتذہ میں پروفیسر ڈاکٹر ظہیر احمد شفیق، پروفیسر ڈاکٹر عاصمہ قادری، ڈاکٹر محمد عرفان الحق اور ڈاکٹر کرامت علی مغل شامل ہیں۔ ادارے کے تحت تین ریسرچ چیئرز کا قیام عمل میں آچکا ہے جب کہ ادارے کی طرف سے اس وقت بی ایس، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی باقاعدہ کلاسز کا آغاز کیا جا چکا ہے۔ جب پوسٹ ڈاکٹریٹ کے اجراء کی

Oriental College Magazine, Century Number, Vol.100, No. 02-04,
Serial No. 376-378, 2025

اجازت بھی ہو چکی ہے۔ ادارہ ہذا اس وقت نہ صرف پاکستان بلکہ عالمی سطح پر پنجابی زبان و ادب اور ثقافت کی تعلیم و تحقیق کے حوالے سے سب سے معتبر اور بڑا ادارہ ہے۔

پس منظر اور تعارف

مغل عہدِ حکومت میں مقامی لوگوں کو تعلیم مشرقی زبانوں یعنی عربی، فارسی، سنسکرت اور دیگر علاقائی زبانوں میں دی جاتی تھی۔ یہ تعلیم بلا تفریق تمام ہندوستانیوں کے لیے مساجد، مدارس اور پاٹھ شالاؤں میں میسر تھی۔ ہندوستان میں انگریزی عمل داری قایم ہونے کے بعد ۱۸۱۴ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی انتظامیہ نے ہندوستانیوں کی تعلیم کے لیے ایک لاکھ روپے سالانہ خرچ کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اگلے دس برس تک اس فیصلے پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔(۱) بالآخر ۱۸۲۴ء کے بعد اعلانِ مذکورہ پر عمل درآمد کی راہ ہموار ہوئی جب ایسٹ انڈیا کمپنی نے ۱۸۲۵ء میں مشرقی علوم اور انگریزی کی تعلیم کے لیے دہلی میں ایک کالج قایم کیا۔ اس طرح عربی، فارسی، سنسکرت اور دیگر مشرقی زبانیں مسجد اور پاتھ شالا سے کالج میں آگئیں۔ مذکورہ دہلی کالج کی تاریخ کے حوالے سے ڈاکٹر غلام حسین (۱۹۲۴۔۲۰۰۷ء) نے لکھا ہے:

> ۱۸۲۵ء میں دہلی کالج کا افتتاح ہوا، جس کی بنیاد مشرقی علوم والسنہ کی ایک قدیم درس گاہ مدرسہ غازی الدین فیروز جنگ پر رکھی گئی۔ اس طرح عربی، فارسی، سنسکرت وغیرہ مشرقی زبانوں اور علوم کی تعلیم کو سرکاری سرپرستی حاصل ہوئی اور یہ علوم پہلی مرتبہ مسجدوں اور پاٹھ شالاؤں سے اُٹھ کر نئی طرز کے کالجوں میں پہنچنے شروع ہوئے۔(۲)

۱۸۳۵ء میں لارڈ میکالے (۱۸۰۰۔۱۸۵۹ء) کی سربراہی میں ہندوستان کے لیے ایجوکیشن کمیشن قایم کیا گیا۔(۳) کمیشن نے مقامی زبانوں کی جگہ انگریزی کو ذریعہ تعلیم بنانے کی سفارش کی۔ جب کہ پنجاب میں سکھ حکومت کے زوال کے بعد ۱۸۴۹ء میں مذکورہ کمیشن نے اپنا کام شروع کیا۔ ۱۸۵۴ء میں ہندوستان کے تمام صوبوں میں صوبائی محکمہ تعلیم کا قیام عمل میں آیا۔(۴) اسی حوالے سے کلکتہ، مدراس اور بمبئی میں یونیورسٹی کے قیام کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ جنوری ۱۸۵۶ء میں پنجاب میں بھی محکمہ تعلیم قایم کر دیا گیا۔ ۱۸۵۸ء میں لاہور میں ایک کالج کے قیام کی تحریک شروع کی گئی لیکن طلباء کی مطلوبہ تعداد نہ ہونے کی وجہ سے یہ تحریک اپنا مقصد حاصل نہ کر سکی۔ ۱۸۶۴ء میں لاہور میں گورنمنٹ کالج کا قیام عمل میں آیا اور ڈاکٹر جی ڈبلیو لائٹنر (۱۸۴۰۔۱۸۹۹ء) کو کالج کا پہلا پرنسپل تعینات کیا گیا۔ وہ ایک عظیم ماہر تعلیم تھا۔ اس نے رؤسائے پنجاب کو مشرقی تعلیم کے احیاء اور مقامی لوگوں کو مشرقی زبانوں میں تعلیم دینے کے لیے قائل کیا۔ جس کے

نتیجے میں ۲۱ جنوری ۱۸۶۵ء کو "انجمنِ پنجاب" کے نام سے ایک تنظیم بنائی گئی۔ ۱۱ ستمبر ۱۸۶۵ء کو انجمن کے اجلاس میں ڈاکٹر لائٹنر (۱۸۴۰۔۱۸۹۹ء) نے اورینٹل کالج کا منصوبہ پیش کیا جسے جملہ اراکین نے اتفاقِ رائے سے منظور کر لیا۔ ازاں بعد یہ منصوبہ گورنر پنجاب کی خدمت میں ارسال کیا گیا۔(۵) اس منصوبے کو سراہا گیا مگر یہ وائسرائے ہند کے دفتر سے منظور نہ ہو سکا۔ ۱۸۶۷ء میں برٹش انڈین ایسوسی ایشن کی جانب سے وائسرائے ہند کی خدمت میں ایک یادداشت پیش کی گئی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ ہندوستان کے لوگوں کو جدید علوم کی تعلیم ان کی مادری اور علاقائی زبانوں میں دی جائے لیکن بدقسمتی سے یہ درخواست بھی رد کر دی گئی۔ اسی اثنا میں گورنر پنجاب سر ڈانلڈ میکلوڈ (۱۸۱۰۔۱۸۷۲ء) نے مرکزی حکومت کو لاہور میں ایک یونیورسٹی کے قیام کی سفارش کی۔ جس کے نتیجے میں ۸ دسمبر ۱۸۶۹ء کو لاہور میں محض یونیورسٹی کالج کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ابتداء میں اس کالج کا نام لاہور یونیورسٹی کالج رکھا گیا۔ جہاں چند ایک مقامی مضامین کے علاوہ ذریعہ تعلیم انگریزی تھی۔ ازاں بعد کالج کا نام تبدیل کر کے پنجاب یونیورسٹی کالج کر دیا گیا۔ اس ضمن میں ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار لکھتے ہیں:

> حکومت ہند کے اعلان نمبر ۲۷۴ مورخہ ۸ دسمبر ۱۸۶۹ء کے مطابق مکمل یونیورسٹی کے اختیار اور وقار کے بغیر لاہور یونیورسٹی کالج قایم ہو گیا۔ سینٹ نے مئی ۱۸۷۰ء میں اس کا نام تبدیل کر کے پنجاب یونیورسٹی کالج رکھا۔(۶)

ہندو تنظیم شکسا سبھا نے لاہور میں ٹیکسالی کے قریب ۱۸۶۳ء میں ایک پاٹھ شالا قایم کی تھی جہاں ہندی اور سنسکرت کی تعلیم دی جاتی تھی۔ انجمن پنجاب نے اپنے قیام ۱۸۶۵ء کے فوراً بعد اُس پاٹھ شالہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیکر وہاں ہندی اور سنسکرت کے ساتھ ساتھ عربی، فارسی اور اردو کی تعلیم کا آغاز بھی کر دیا۔ آغاز میں تعلیم مدرسے کی حد تک تھی لیکن بعد میں کالج کی کلاسوں کا اجراء بھی کر دیا گیا۔ یہ کالج ۱۸۶۸ء میں مالی مسائل کی بنا پر بند کر دیا گیا۔ انجمن پنجاب مشرقی زبانوں کی تعلیم کے لیے لاہور میں ایک "اورینٹل کالج" قایم کرنا چاہتی تھی۔ انجمن کی اس تحریک کے پیشِ نظر یونیورسٹی کالج کی سینٹ نے ایک کمیٹی تشکیل دی جس کی سفارش پر مئی ۱۸۷۰ء میں سینٹ نے اپنے بجٹ اجلاس میں "اورینٹل کالج" کے قیام کی منظوری دے دی۔

ڈاکٹر غلام حسین کے مطابق مارچ ۱۸۷۲ء تک مشرقی علوم و السنہ کا یہ ادارہ "اورینٹل سکول" کہلایا۔(۷) ازاں بعد اسے اورینٹل کالج کا نام دے دیا گیا اور یہاں کالج کی کلاسیں بھی شروع کر دی گئیں۔

آغاز میں یہ کالج "کھڑک سنگھ (۱۸۰۱۔۱۸۴۰ء) کی حویلی" میں شروع کیا گیا۔ حویلی اندرون لوہاری دروازہ بالمقابل نہال چند مندر واقع تھی۔ کچھ عرصے بعد کالج کو انار کلی میں واقع برکت رام بلڈنگ میں منتقل کر دیا گیا۔ یہ کرائے کی عمارت تھی جو اب منہدم ہو چکی ہے۔

۱۸۷۶ء میں اورینٹل کالج کو گورنمنٹ کالج، لاہور کے شمال مشرقی حصّے میں منتقل کر دیا گیا۔ ڈاکٹر جی ڈبلیو لائٹنر کو اورینٹل کالج کا بانی اعزازی پرنسپل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ کالج کی موجودہ عمارت ۱۹۲۵ء میں تعمیر ہوئی جس کے بعد اورینٹل فیکلٹی کے تمام شعبہ جات کو یہاں منتقل کر دیا گیا۔

اورینٹل کالج کے قیام کے مقاصد حسبِ ذیل تھے۔

مشرقی زبانوں کی تعلیم

مشرقی زبانوں میں تحقیق و تصنیف

سب سے اہم بات یہ ہے کہ اورینٹل کالج اپنے قیام سے اب تک روسائے پنجاب کے مالی تعاون سے چل رہا تھا۔ یہ بات بھی قابلِ ستائش ہے کہ جب ۱۸۸۲ء میں جامعہ پنجاب کا قیام عمل میں آیا تو اورینٹل کالج ہی اس کی سب سے بڑی فیکلٹی تھی۔ مشرقی علوم کی تدریس کے حوالے سے بھی یہ ہندوستان کا سب سے اہم ادارہ تھا۔

شعبہ پنجابی (گورمکھی) کی بنیاد

اورینٹل کالج کے لیے چندہ دینے والوں میں ایک اہم نام مہاراجہ پٹیالہ مہندرہ سنگھ (۱۸۵۲۔۱۸۷۶ء) کا تھا۔ اُنھوں نے ۱۸۷۲ء میں لارڈ میو (۱۸۲۲۔۱۸۷۲ء) کی یادگار کے طور پر اورینٹل کالج کو مبلغ پندرہ ہزار روپے کی خطیر رقم عطیہ کی۔ جس کا مقصد اورینٹل کالج میں ترجمہ و تالیف کا فروغ تھا۔ شعبہ پنجابی زبان و ادب کی پراسپیکٹس پر دی گئی معلومات کے مطابق اس وظیفے کو "پٹیالہ میو فیلو شپ" کا نام دیا گیا۔ جب کہ ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کے مطابق اس فیلو شپ کا تعلق گورمکھی شعبے کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ پٹیالہ ٹرانسلیٹر فیلو شپ / پٹیالہ الفرڈ فیلو شپ جو مبلغ پندرہ ہزار روپے سے شروع کی گئی کے تحت ہندی اور پنجابی تراجم کا کام کیا گیا۔ ڈاکٹر سیّد سلطان محمود (پ ۱۹۳۷ء) کے مطابق گورمکھی شعبے کے لیے مبلغ دس ہزار روپے کا عطیہ دیا گیا تھا۔ اس رقم میں سے پانچ ہزار روپے کا منافع اُن طلباء کو وظائف دینے کے لیے مختص کیا گیا جو گورمکھی میں گیانی کا امتحان پاس کریں گے اگر ایسا کوئی طالب علم دستیاب نہ ہو تو یہ رقم

بھی گورمکھی پڑھنے والے طلباء کو وظیفے کے طور پر دے دی جائے گی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ گورمکھی محض ایک رسم الخط کا نام ہے کسی زبان کا نام نہیں۔ فارسی رسم الخط "شاہ مکھی" کے ساتھ ساتھ "گورمکھی" بھی پنجابی زبان کو لکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جسے سکھ گورو انگد (۱۵۰۴-۱۵۵۲ء) نے ایجاد کیا تھا۔ ۱۸۷۹ء کو اورینٹل کالج میں گورمکھی شعبے کا قیام عمل میں آیا جس کے تحت گورمکھی رسم الخط میں پنجابی تعلیم کا آغاز ہوا۔ اس ضمن میں انسٹی ٹیوٹ آف پنجابی اینڈ کلچرل سٹڈیز کے تعارف میں درج بیان کچھ مختلف ہے۔ جس کے مطابق:

> جولائی ۱۸۷۲ء وچ مہاراجا پٹیالہ نے لارڈ میو وائسرائے ہند دی یادگار دے طور تے پندرہ ہزار روپے پنجاب یونیورسٹی کالج نوں اک فیلوشپ مقرر کرن لئی دتے۔ جس داناں میو فیلوشپ سی۔ ایس دے تحت مختلف علماں دیاں کتاباں پنجابی وچ ترجمہ ہوندیاں رہیاں۔ ۱۸۷۹ء توں ۱۹۴۷ء تک شعبہ پنجابی بھرویں ڈھنگ نال قایم رہیا۔ (۸)

ڈاکٹر غلام حسین کی تحقیق کے مطابق پٹیالہ میو فیلوشپ کے تحت انگریزی، اردو، عربی، ہندی اور سنسکرت کی کتابوں کے تراجم مقصود تھے مگر پنجاب یونیورسٹی کالج کی سینٹ نے اسے ریاضی اور پیمائش وغیرہ کے ترجمہ و تالیف کے لیے مخصوص کر دیا۔ گورمکھی شعبے کے ایک استاد بھائی گلاب سنگھ کے پاس ۱۸۸۵ء سے ۱۸۸۸ء تک یہ فیلوشپ رہی۔ جب کہ مہاراجہ پٹیالہ کے مالی تعاون سے اسی اثنا میں ایک اور فیلوشپ کا آغاز بھی کیا گیا جس کا نام "پٹیالہ ٹرانسلیٹر شپ" تھا۔ جس کے تحت کام کرنے والے سکالر کو "پٹیالہ الفرڈ سکالر" کہا جاتا تھا۔ یہ فیلوشپ بھی ۱۸۷۸ء سے ۱۸۸۲ء تک بھائی گورمکھ سنگھ کے پاس رہی جو بعد میں گورمکھی شعبے میں مدرس بھی رہے۔ بھائی گورمکھ سنگھ کے پاس ۱۸۷۷ء سے ان کی وفات ۱۸۹۸ء تک الیگزینڈر فیلوشپ بھی رہی۔ پٹیالہ الفرڈ فیلوشپ کے تحت یوگی شیو ناتھ نے ہنومان ناٹک کا پنجابی ترجمہ کیا تھا۔ غالباً یہ پہلا پنجابی ترجمہ تھا جو اس فیلوشپ کے تحت کیا گیا۔ لیکن اس ساری تحقیق کے دوران کہیں یہ بات سامنے نہیں آئی کہ گورمکھی شعبہ کسی فیلوشپ کے تحت وجود میں آیا۔ البتہ یہ حقیقت ضرور سامنے آئی کہ یونیورسٹی اورینٹل کالج میں گورمکھی شعبہ ۱۸۷۹ء میں قایم ہو چکا تھا اور اس شعبے کے لیے ضرورت کے مطابق اساتذہ کا تقرر بھی ہوتا رہا۔

سینہ بہ سینہ روایت کے مطابق آغاز میں عالم اور فاضل کی سطح پر پنجابی تعلیم کا آغاز ہوا۔ ڈاکٹر غلام حسین نے بھی اپنی کتابوں میں اس حوالے سے بات کی لیکن راقم کی تحقیق کے مطابق ایسا کوئی ثبوت سامنے

Oriental College Magazine, Century Number, Vol.100, No. 02-04,
Serial No. 376-378, 2025

نہیں آیا جس کے تحت یہ دعویٰ کیا جاسکے کہ گورمکھی شعبے میں عالم، فاضل کی کلاسیں ہوتی رہیں۔ کیوں کہ فارسی اور عربی میں ان سطحوں پر کلاسوں کا اجراء ہوا تھا نہ کہ پنجابی میں۔ فارسی میں منشی، منشی عالم اور منشی فاضل کی کلاسیں جاری کی گئیں۔ جب کہ عربی میں مولوی، مولوی عالم اور مولوی فاضل کی کلاسوں کا اجراء کیا گیا۔ اسی طرح سنسکرت کے لیے پراگ، بشارد اور شاستری کی کلاسوں کا اجراء ہوا۔ جب کہ گومکھی شعبے کے تحت بدھی مان (گورمکھی)، وِدوان (گورمکھی) اور ازاں بعد ۱۹۱۱ء میں گیانی (گورمکھی) کلاسز کا اجراء ہوا۔(۹) جب کہ سنسکرت میں شاستری کے امتحان کو بھی گورمکھی میں دینے کی اجازت تھی۔(۱۰) سیّد سلطان محمود (پ ۱۹۳۷ء) کے مطابق بھائی سنتوکش سنگھ، بھائی ہرسا سنگھ اور سادھو دت سنگھ اورینٹل کالج میں گورمکھی شعبے کے ابتدائی اساتذہ تھے۔ جب کہ ہیم راج گوشوامی مدرسے کی سطح پر ہندی و گورمکھی ٹیچر تھے۔(۱۱)

۱۸۷۹ء سے ۱۹۴۷ء تک گورمکھی شعبے سے وابستہ اساتذہ کرام میں حسبِ ذیل شخصیات شامل رہی ہیں۔

۱۔	بھائی سنتوکھ سنگھ	استاد	۱۸۷۹ء تا ۱۸۸۰ء
۲۔	بھائی ھرسا سنگھ	استاد اوّل	۱۸۸۱ء تا ۱۸۸۵ء
۳۔	سادھو دت سنگھ	استاد	۱۸۸۱ء تا ۱۹۰۲ء
۴۔	بھائی چندا سنگھ	استاد اوّل	۱۸۸۳ء تا ۱۸۹۱ء
۵۔	بھائی جھنڈا سنگھ	استاد اوّل	۱۸۸۵ء تا ۱۸۹۷ء
۶۔	بھائی گلاب سنگھ	ہیڈ بھائی	۱۹۰۳ء تا ۱۹۳۲ء
۷۔	بھائی گورمکھ سنگھ	سیکنڈ بھائی	۱۸۹۲ء تا ۱۹۲۰ء
۸۔	سردار بے انت سنگھ	ہیڈ ٹیچر	۱۹۱۹ء تا ۱۹۳۰ء
۹۔	بلدیو سنگھ	ہیڈ ٹیچر	۱۹۳۰ء تا ۱۹۴۷ء
۱۰۔	گیانی خازن سنگھ	سیکنڈ ٹیچر	۱۹۳۲ء تا ۱۹۴۷ء(۱۲)

۱۹۲۸ء میں پنجاب یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے اردو، ہندی اور پنجابی مضامین کے لیے تحقیقی شعبہ جات کے قیام کی منظوری دیتے ہوئے مذکورہ مضامین کے لیکچرار کی تین آسامیوں کی بھی منظوری دی۔(۱۳) ڈاکٹر موہن سنگھ دیوانہ (۱۸۹۹ء۔ ۱۹۸۴ء) کو پنجابی زبان کے لیکچرار کی حیثیت میں تعینات کیا گیا۔ اُنھیں بانی صدر شعبہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ اس طرح پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

میں شعبہ پنجابی "گورمکھی شعبہ" کے نام سے ۱۹۴۷ء تک بلا تعطل چلتا رہا۔ شعبہ کے بانی چیئرمین ڈاکٹر موہن سنگھ دیوانہ نے شعبے کے ریسرچ سکالر کی حیثیت سے ۱۹۳۳ء میں "پنجابی ادب کا تاریخی جائزہ" کے زیر عنوان اپناڈی لٹ کا مقالہ جامعہ پنجاب میں جمع کروایا تھا۔ ۱۹۴۷ء میں دیگر کئی شعبہ جات کے ساتھ گورمکھی شعبے کو بھی بند کر دیا گیا۔

شعبہ پنجابی زبان وادب کا دوبارہ قیام

جب ۱۹۴۷ء میں شعبہ پنجابی کو اس کے نام "گورمکھی شعبہ" کی بنا پر بند کر دیا گیا تو اہلیان پنجاب نے اس امر کی شدید ضرورت محسوس کی کہ پنجابی تعلیم کو از سر نو جاری کیا جائے۔ پنجاب میں پنجابی تعلیم کے اجراء کی خاطر انفرادی اور اجتماعی سطح پر کئی کوششیں کی گئیں۔ ان میں سب سے نمایاں ڈاکٹر فقیر محمد فقیر (۱۹۰۰ء۔۱۹۷۴ء) کی تحریک تھی جس میں نامور شعراء اور مصنفین شامل تھے۔ اس ضمن میں اُن کی انتھک مساعی کی بنا پر اُنھیں بابائے پنجابی بھی کہا جاتا ہے۔ ڈاکٹر فقیر محمد فقیر (۱۹۰۰ء۔۱۹۷۴ء) کی تحریک میں کثیر تعداد میں شعراء، مصنفین اور عام لوگ شامل تھے۔ حالات کے پیش نظر ۲۱ جون ۱۹۷۰ء کو جامعہ پنجاب لاہور کے اورینٹل کالج میں پنجابی زبان و ادب کے نام سے اس شعبہ کو از سر نو قایم کر دیا گیا۔(۱۴) اہلیانِ پنجاب کے رجحان کو دیکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے بھی ۱۹۷۲ء تا ۱۹۸۰ء کی قومی تعلیمی پالیسی میں سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پنجابی تعلیم کے اجراء کی باقاعدہ طور پر منظوری دے دی۔(۱۵) شعبہ پنجابی زبان و ادب ۱۹۷۰ء سے ۲۰۲۱ء تک بھرپور طریقے سے جاری رہا۔ اس دوران حسبِ ذیل شخصیات کو اس شعبے کی صدارت کا اعزاز حاصل رہا۔

۱۔	علامہ علاؤالدین صدیقی	۲۱ جون ۱۹۷۰ء تا یکم نومبر ۱۹۷۱ء
۲۔	قیوم نظر	یکم نومبر ۱۹۷۱ء تا ۳۰ اگست ۱۹۷۳ء
۳۔	نجم حسین سیّد	یکم ستمبر ۱۹۷۳ء تا یکم دسمبر ۱۹۷۴ء
۴۔	شریف کنجاہی	یکم دسمبر ۱۹۷۴ء تا یکم ستمبر ۱۹۷۵ء
۵۔	پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی	یکم ستمبر ۱۹۷۵ء تا یکم مارچ ۱۹۷۷ء
۶۔	شہباز ملک	یکم مارچ ۱۹۷۷ء تا ۲۸ فروری ۱۹۷۹ء
۷۔	ڈاکٹر محمد اسلم رانا	یکم مارچ ۱۹۷۹ء تا ۲۴ جنوری ۱۹۸۱ء
۸۔	حفیظ تائب	۲۵ جنوری ۱۹۸۱ء تا ۱۶ اگست ۱۹۸۱ء
۹۔	پروفیسر ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک	۲ فروری ۱۹۸۱ء تا ۱۳ اپریل ۱۹۸۵ء

۱۰۔	پروفیسر ڈاکٹر اکرم شاہ	۱۶ مئی ۱۹۸۵ء تا ۷ نومبر ۱۹۹۱ء
۱۱۔	پروفیسر ڈاکٹر شہباز ملک	۷ نومبر ۱۹۹۱ء تا ۲ اپریل ۱۹۹۷ء
۱۲۔	پروفیسر ڈاکٹر جمیلہ شوکت	۲ اپریل ۱۹۹۷ء تا ۱۴ جون ۱۹۹۹ء
۱۳۔	پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہدؔ	۱۴ جون ۱۹۹۹ء تا ۲ فروری ۲۰۱۶ء
۱۴۔	پروفیسر ڈاکٹر سعید خاور بھٹا	۲ فروری ۲۰۱۶ء تا ۱۲ جولائی ۲۰۱۶ء
۱۵۔	پروفیسر ڈاکٹر فخر الحق نوری	۱۲ جولائی ۲۰۱۶ء تا ۲۰ جون ۲۰۱۷ء
۱۶۔	پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم مظہرؔ	۲۰ جون ۲۰۱۷ء تا ۱۶ اگست ۲۰۱۷ء
۱۷۔	پروفیسر ڈاکٹر نبیلہ رحمٰن	۱۶ اگست ۲۰۱۷ء تا ۲۴ جنوری ۲۰۲۱ء(۱۶)

مذکورہ بالا فہرست میں پروفیسر ڈاکٹر شہباز ملک(۱۹۳۷ء۔۲۰۲۴ء)، ڈاکٹر اسلم رانا (۱۹۴۷ـ۱۹۹۶ء)، حفیظ تائب(۱۹۳۱ـ۲۰۰۴ء)، پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہدؔ(پ۱۹۵۶ء)، پروفیسر ڈاکٹر سعید خاور بھٹا(پ۱۹۶۶ء)اور پروفیسر ڈاکٹر نبیلہ رحمٰن (پ۱۹۶۸ء)کا تعلق شعبہ پنجابی کے مستقل اساتذہ سے تھا۔ جب کہ بقیہ صدور شعبہ یا تو عارضی اساتذہ تھے یا پھر فیکلٹی آف اورینٹل لرننگ کے دیگر شعبہ جات سے تعلق رکھتے تھے۔ شعبہ پنجابی زبان و ادب کے قیام کے بعد فارسی رسم الخط (شاہ مکھی) کو ذریعہ تعلیم کے طور پر اختیار کیا گیا۔ اس مرتبہ شعبہ پنجابی میں ایم اے کی باقاعدہ کلاسز کا آغاز ہوا اور پی ایچ ڈی کی سطح پر تحقیق کی اجازت بھی دے دی گئی۔ معروف اساتذہ اور محققین نے شعبہ پنجابی زبان وادب کے ساتھ اپنا تعلق استوار کیا اور اپنی علمی و ادبی خدمات پیش کیں۔ آغاز میں زیادہ تر اساتذہ نے عارضی طور پر شعبے کو اپنی خدمات پیش کیں۔ جب کہ وقت کے ساتھ ساتھ مستقل اساتذہ کرام کا تقرر بھی کیا گیا۔

جو معروف شخصیات شعبہ پنجابی زبان و ادب کے ساتھ جزو وقتی یا کل وقتی استاد کی حیثیت سے وابستہ رہیں اُن میں علامہ علاؤالدین صدیقی(۱۹۰۷ء۔۱۹۷۷ء)، صوفی غلام مصطفٰی تبسمؔ (۱۸۹۹ء۔ ۱۹۷۸ء)، ڈاکٹر محمد اجمل (۱۹۱۹ء۔۱۹۹۴ء)، مولا بخش خضر تمیمی(۱۹۱۹ء۔۱۹۷۴ء)، پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی(۱۹۲۵ء۔۲۰۰۹ء)، اشفاق احمد (۱۹۲۵ء۔۲۰۰۴ء)، پروفیسر ڈاکٹر غلام علی چوہدری (۱۹۲۳ـ۲۰۰۷ء)، ڈاکٹر عبد الغنی(۱۹۳۶ـ۲۰۰۶ء)، قیوم نظر (۱۹۱۴ـ۱۹۸۹ء)، مرزا مقبول بیگ بدخشانی (۱۹۰۵ـ۱۹۹۳ء)، مرزا محمد منور(۱۹۲۷ـ۲۰۰۰ء)، محمد اصغر سلیم (پ۱۹۱۹ء)، شریف کنجاہی (۱۹۱۵ـ۲۰۰۷ء)، ثنااللہ جمیل، محمد اسماعیل بھٹی(۱۹۳۲ـ۱۹۹۰ء)، نجم حسین سیّد(پ۱۹۳۷ء)، سیّد علی عباس جلال پوری (۱۹۱۴ـ۱۹۹۸ء)، محمد آصف خان(۱۹۲۹ـ۲۰۰۰ء)، پروفیسر ڈاکٹر شہباز ملک

(۱۹۳۷۔۲۰۲۴ء)، ڈاکٹر محمد اسلم رانا(۱۹۴۷۔۱۹۹۶ء)، حفیظ تائب(۱۹۳۱۔۲۰۰۴ء)، پروفیسر ڈاکٹر اختر جعفری(۱۹۳۴۔۲۰۲۱ء)، اعزاز احمد آزر(۱۹۴۲۔۲۰۱۵ء)، خالد ہمایوں(پ۱۹۵۲ء)، خالد تو گیروی (م۲۰۰۳ء)، پروفیسر ڈاکٹر ناہید شاہد(۱۹۵۷۔۲۰۱۷ء)، پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ زاہدؔ(پ۱۹۵۶ء)، پروفیسر ڈاکٹر شاہد کاشمیری(پ۱۹۵۶ء) اور پروفیسر ڈاکٹر سعادت علی ثاقبؔ (پ ۱۹۶۲ء)شامل ہیں۔ شعبہ پنجابی زبان و ادب نے پنجابی زبان و ادب کے فروغ، پنجابی تحقیق و تنقید اور اعلیٰ سطح کی تعلیم کے لیے نہایت مستعدی کے ساتھ اپنا کردار ادا کیا ہے۔ شعبے میں دیگر علمی و ادبی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ حسبِ ذیل تین ریسرچ چیئرز کا قیام بھی اس کے مقاصد کی تکمیل کے ضمن میں اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

- بابا فریدؒ ریسرچ چیئر
- ڈاکٹر فقیر محمد فقیر ریسرچ چیئر
- بابا گورونانک ریسرچ چیئر

ادارہ تعلیماتِ پنجابی زبان وثقافت (انسٹی ٹیوٹ آف پنجابی اینڈ کلچرل سٹڈیز) کا قیام

شعبہ پنجابی زبان و ادب کو ۲۲ جنوری ۲۰۲۱ء کو ادرہ تعلیماتِ پنجابی زبان و ثقافت کا درجہ دے دیا گیا۔ صدر شعبہ پنجابی زبان و ادب پروفیسر ڈاکٹر نبیلہ رحمٰن (پ۱۹۶۸ء) کو بانی ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف پنجابی اینڈ کلچرل سٹڈیز کے طور پر تعینات کر دیا گیا۔ اُنھوں نے ۲۵ جنوری ۲۰۲۱ء کو ڈائریکٹر کی حیثیت میں اپنی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ وہ ۱۲ دسمبر ۲۰۲۴ء تک اس عہدے پر براجمان رہیں۔

۱۳نومبر ۲۰۲۴ء سے پروفیسر ڈاکٹر نوید احمد شہزاد(پ۱۹۷۱ء) اس ادارے کے ڈائریکٹر کے طور پر اپنی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں۔ جب کہ پروفیسر ڈاکٹر نبیلہ رحمٰن (۱۹۶۸ء) یکم فروری ۲۰۲۴ء سے یونیورسٹی اورینٹل کالج کی پرنسپل کے طور پر اپنے فرائض منصبی ادا کر رہی ہیں۔ ادارہ تعلیماتِ پنجابی زبان و ثقافت بڑی کامیابی کے ساتھ قومی اور بین الاقوامی سطح پر پنجابی زبان و ادب کی تعلیم، پنجابی ثقافت کی ترویج، تحقیق و تنقید اور تخلیق میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ اس ادارے نے پنجابی زبان و ثقافت کی تعلیم، تحقیق اور ترویج کے لئے مختلف قومی اور بین الاقوامی اداروں کے ساتھ کئی یادداشتوں پر دستخط کر رکھے ہیں۔

موجودہ اساتذہ کرام

ادرے کے موجودہ اساتذہ کرام میں پروفیسر ڈاکٹر نوید احمد شہزاد(۱۹۷۱ء) ڈائریکٹر، پروفیسر ڈاکٹر نبیلہ رحمٰن (پ۱۹۶۸ء)، پروفیسر ڈاکٹر ظہیر احمد شفیق(پ۱۹۶۶ء)، پروفیسر ڈاکٹر عاصمہ قادری

(پ۱۹۷۵ء)، ڈاکٹر محمد عرفان الحق (پ۱۹۷۸ء) اسسٹنٹ پروفیسر اور ڈاکٹر کرامت علی مغل (پ۱۹۷۹ء) اسسٹنٹ پروفیسر شامل ہیں۔

تدریسی و تحقیقی پروگرامز

ادارہ ہذا کی طرف سے طلباء کے لیے بی ایس پنجابی کے علاوہ ایم فل اور پی ایچ ڈی کے پروگرامز کا اجراء کیا گیا ہے۔ جب کہ پوسٹ ڈاکٹریٹ کے آغاز کی منظوری بھی ہو چکی ہے اور عن قریب باقاعدہ طور پر پنجابی زبان و ثقافت میں پوسٹ ڈاکٹریٹ شروع کر دی جائے گی۔ ادارہ تعلیماتِ پنجابی زبان و ثقافت کی جانب سے طلباء کے لیے پیش کردہ جملہ پروگرامز ہائر ایجوکیشن کمیشن، پاکستان اور پنجاب یونیورسٹی، لاہور کے مجوزہ قواعد و ضوابط اور پالیسیوں سے ہم آہنگ ہیں۔ ادارے کی جانب سے کچھ ڈپلوما کورسز کا اجراء بھی کیا گیا ہے جن میں "تصوف تے صوفیانہ شاعری"، "صوفی گائیکی" اور "گورمکھی پڑھائی لکھائی" شامل ہیں۔ بی ایس پنجابی (چار سالہ ڈگری پروگرام)، ایم فل پنجابی (دو سالہ ڈگری پروگرام) اور پی ایچ ڈی پنجابی کے لیے منظور شدہ کورسز کی تفاصیل ادارے کی ویب سایٹ پر موجود ہیں۔ علاوہ ازیں ادارہ جن پروگرامز کو شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اُن میں بی ایس پنجابی (میڈیا سٹڈیز)، بی ایس پنجابی (کانٹینٹ رائیٹنگ)، ایم فل پنجابی اور پی ایچ ڈی پنجابی (آن لائن اور آن کیمپس انگریزی و گورمکھی ذریعہ تعلیم کے ساتھ) شامل ہیں۔

ڈاکٹر اسلم رانا سیمینار لائبریری

ڈاکٹر اسلم رانا (۱۹۴۱-۱۹۹۶ء) شعبہ پنجابی زبان و ادب کے معروف استاد، محقق، نقاد، شاعر اور ادیب تھے۔ ۱۹۹۶ء میں دوران سروس ان کی وفات ہو گئی تھی۔ ادارہ تعلیماتِ پنجابی زبان و ثقافت کی سیمینار لائبریری کو ڈاکٹر اسلم رانا مرحوم کے نام کے ساتھ منسوب کر کے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ ادارے کی اس لائبریری کے حسبِ ذیل پانچ سیکشن ہیں۔

- پنجاب اور پنجابی زبان و ادب کی تاریخ، ثقافت، سماجیات، اور تمام متعلقہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ مواد کا سیکشن
- مائیکرو فلمیں اور متعلقہ مواد (قومی و بین الاقوامی)
- پنجاب کی تاریخ، ثقافت، معاشیات اور سماجی زندگی سے متعلق ڈاکومینٹری فلمیں
- پنجابی گائیکی اور زبانی ادب کی ٹیپ اور ڈسک ریکارڈنگز
- پنجابی ثقافت، اشیائے ضروریہ، تصاویر، پینٹنگز، ڈیزائنز، خاکے اور متعلقہ جملہ اشیاء کا عجائب گھر

اس لائبریری میں کم و بیش پچیس ہزار کتب، نادر قلمی نسخے، ایم اے اور بی ایس کے کم و بیش چار سو اور ایم فل و پی ایچ ڈی کے دو سو سے زاید مقالہ جات موجود ہیں۔

ادارہ تعلیماتِ پنجابی زبان و ثقافت کے تحت ریسرچ چیئرز کا قیام

اس ادارے کے تحت تحقیق و تنقید اور تراجم وغیرہ کے لیے حسبِ ذیل تین ریسرچ چیئرز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جن کے زیر اثر مختلف پہلوؤں پر تحقیق و تنقید کا معیاری کام کیا جا رہا ہے۔

بابا فرید گنج شکرؒ چیئر: یہ ریسرچ چیئر ۲۷ دسمبر ۲۰۱۱ء کو قائم کی گئی تھی جس کی نسبت پنجابی زبان کے پہلے صاحبِ دیوان شاعر بابا فریدؒ (۱۱۸۸ء۔۱۲۶۵ء) سے ہے اس چیئر کے تحت پنجابی کلاسیکی ادب کے ساتھ ساتھ جدید ادب کے حوالے سے بھی تحقیق و تنقید کا کام کیا جا رہا ہے۔ اس چیئر کے انچارج پروفیسر ڈاکٹر نوید احمد شہزاد (پ ۱۹۷۱ء) ہیں۔

ڈاکٹر فقیر محمد فقیرؔ ریسرچ چیئر: یہ چیئر بابائے پنجابی ڈاکٹر فقیر محمد فقیرؔ (۱۹۰۰ء۔۱۹۷۴ء) کی پنجابی ادبی خدمات کے اعتراف کے طور پر دو مئی ۲۰۱۳ء کو قائم کی گئی۔ جس کا بنیادی مقصد پنجابی زبان و ادب کا فروغ ہے۔ اس چیئر کے تحت بھی تحقیق و تنقید کا کام جاری ہے۔ اس چیئر کے انچارج پروفیسر ڈاکٹر ظہیر احمد شفیق (پ ۱۹۶۶ء) ہیں۔

بابا گورونانک ریسرچ چیئر: بابا گورونانک (۱۴۶۹ء۔۱۵۳۹ء) نہ صرف سکھ مت کے بانی ہیں بلکہ وہ پنجابی کے بہت اچھے شاعر بھی تھے۔ اُنھوں نے نہ صرف خود پنجابی زبان میں شاعری کی بلکہ اپنے سے پہلے صوفی شعراء کے کلام کو بھی محفوظ کیا۔ اُن کے پیروکار پنجابی زبان کو گورمکھی رسم الخط میں لکھتے ہیں۔ بابا گورونانک ریسرچ چیئر تے تحت نہ صرف بابا گورونانک کے کلام اور ان کی تعلیمات کے حوالے سے تحقیق و تنقیدی کا کام کیا جا رہا ہے بلکہ گورمکھی پڑھائی لکھائی کا سلسلہ بھی جاری کیا گیا ہے۔ اس چیئر کے تحت مختلف غیر ملکی ادبی تنظیموں کے تعاون سے اشاعتِ کتب، سیمینارز اور کانفرنسوں کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ شاہ مکھی سے گورمکھی اور گورمکھی سے شاہ مکھی میں لپی انتر بھی اس چیئر کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔ اس چیئر کی انچارج پروفیسر ڈاکٹر نبیلہ رحمٰن ہیں۔

ادارے کے تحقیقی مجلات

اس ادارے کے تحت دو تحقیقی مجلات "کھوج" اور "پنجاب کلچر" جاری کیے گئے ہیں۔ دونوں رسالے سال میں دو بار شایع ہوتے ہیں۔ کھوج کا آغاز جولائی ۱۹۷۸ء میں کیا گیا تھا جب کہ پنجاب کلچر کا آغاز جولائی ۲۰۲۱ء میں کیا گیا۔ دونوں رسالے ہائر ایجوکیشن کمیشن، پاکستان سے وائی کیٹیگری میں منظور شدہ

Muhammad Irfan ul Haq

ہیں۔ کھوج میں پنجابی زبان و ادب اور ثقافت سے متعلق پنجابی (شاہ مکھی)، اردو اور انگریزی میں مقالات شایع کیے جاتے ہیں جب کہ پنجاب کلچر میں پنجابی (گورمکھی اور شاہ مکھی) مقالات شایع ہوتے ہیں۔ دونوں رسالے اپنی اشاعت اوّل کے بعد سے باقاعدگی سے شایع ہو رہے ہیں۔ دونوں رسالے اپنے معیار، اسلوب تحقیق اور تدوین و ترتیب کے لحاظ سے عالمی معیار کے حامل ہیں۔ کھوج کی مدیر پروفیسر ڈاکٹر نبیلہ رحمٰن اور ڈپٹی مدیر ڈاکٹر محمد عرفان الحق ہیں۔ جب کہ پنجاب کلچر کی ادارت پروفیسر ڈاکٹر ظہیر احمد شفیق کے پاس ہے جب کہ اس رسالے کے ڈپٹی مدیر ڈاکٹر کرامت علی مغل (۱۹۷۹ء) ہیں۔

ادارہ تعلیمات پنجابی زبان و ثقافت کے مقاصد اور اہمیت

ادارہ تعلیماتِ پنجابی زبان و ثقافت کی توجہ پنجابی زبان و ادب، تاریخ، تہذیب و ثقافت، روایات سے متعلق اور باہم متوازی مضامین کی تعلیم و تدریس اور تحقیق کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں مقیم پنجابی برادری پر بھی مرکوز ہے۔ حسبِ ذیل مقاصد پر خاص طور پر مرکوز ہے۔ یہ ادارہ عالم گیر زبان کی حیثیت میں پنجابی زبان و ادب اور ثقافت فروغ میں بھرپور کردار ادا کر رہا ہے۔ ادرے کے مقاصد میں ملکی اور بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے پنجابی زبان و ادب، تہذیب و ثقافت اور تاریخی ورثے سے متعلق تعلیم و تحقیق کے لیے وظائف کے اجراء کو فوقیت حاصل ہے۔ مزید یہ کہ ادارہ پنجابی لوک ادب، مہاکاوی، لوک تاریخ، رہن سہن، اخلاقیات، سماجی تعلقات، مقامی دستکاری کی مہارتوں، زرعی لغت، معاشیات، صنعت، پنجابی زبان کے تنوع، زخیرہ الفاظ، پنجابی ادب، پنجابی لسانیات، تہذیب و ثقافت کی تعلیم اور اس کے قومی اور عالمی اثرات سے متعلق تحقیق میں مشغول ہے۔ مستقبل قریب میں ادارہ تعلیمات پنجابی زبان و ثقافت دیگر اداروں کے اشتراک سے باہمی رواداری، مساوات، برداشت، پنجاب کی سماجی معاشی منصوبہ بندی اور ترقی پذیر معیشت کے حوالے سے تحقیقی منصوبوں پر عمل درآمد کا ارادہ رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں بین الصوبائی ہم آہنگی کے پیش نظر دیگر علاقائی زبانوں، تہذیبوں، تاریخی ورثے اور آثار قدیمہ سے متعلق تحقیقی منصوبہ جات پر عمل بھی ادارے کے اہم مقاصد میں شامل ہے۔ نادر و نایاب قلمی نسخوں کی حفاظت، قدیم و جدید کتب کی اشاعتِ نو اور ان سے متعلق تحقیق بھی ادارے کے مقاصد میں شامل ہے۔ فی الوقت ادارہ تعلیماتِ پنجابی زبان و ثقافت کو نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں پنجابی زبان و ادب اور ثقافت کی تعلیم و تحقیق کے حوالے سے سب سے بڑا اور اہم ادارہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) ڈاکٹر غلام حسین، تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور (لاہور: جدید اردو ٹائپ پریس، ۱۹۶۲ء) ۱۔

(۲) ایضاً (۳) ایضاً، ۲۔ (۴) ایضاً، ۳۔ (۵) ایضاً، ۸۔

(۶) پروفیسر ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، صد سالہ تاریخ جامعہ پنجاب (لاہور: جامعہ پنجاب، ۱۹۸۲ء) ۲۵۔

(۷) ڈاکٹر غلام حسین، تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور ، ۲۱۔

(۸) پراسپیکٹس شعبہ پنجابی (لاہور: شعبہ پنجابی، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، ۲۰۱۸ء) ۱۔

(۹) پروفیسر ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، صد سالہ تاریخ جامعہ پنجاب، ۴۱۔

(۱۰) پروفیسر ڈاکٹر نسرین اختر، تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور (لاہور: سنگت پبلشرز، ۲۰۰۶ء)، ۱۸۹۔

(11) Dr. Syed Sultan Mahmood. History of University Oriental College, Lahore (Lahore: Izhar Research Institute of Pakistan, 2007)49

(۱۲) ڈاکٹر غلام حسین، تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور، ۲۲۵، ۲۲۴

(۱۳) پروفیسر ڈاکٹر نسرین اختر، تاریخ یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور، ۱۸۹۔

(۱۴) ایضاً، ۱۹۰۔

(15) The Education Policy 1972-80 (Islamabad: Ministry of Education, 1972)

(۱۶) بورڈ صدور و انچارج صاحبان شعبہ پنجابی زبان و ادب۔

Bibliography

1. Dr. Ghulam Hussain. Tareekh University Oriental College, Lahore (Lahore: Jadeed Urdu Type Press, 1962)
2. Prof. Dr. Ghulam Hussain Zulfiqar. Sad Sala Tareekh Jamia Punjab (Lahore: Jamia Punjab, 1982)
3. Prof. Dr. Nasreen Akhtar. Tareekh University Oriental College, Lahore (Lahore: Sangat Publishers, 2006)
4. Dr. Syed Sultan Mahmood. History of University Oriental College Lahore (Lahore: Izhar Research Institute of Pakistan, 2007)
5. The Education Policy 1972-80 (Islamabad: Ministry of Education, 1972)
6. Prospectus of Punjabi Department (Lahore: Department of Punjabi Language & Literature, 2018)
7. Name Board of HODs and Incharges of the Department of Punjabi Language & Literature, University of the Punjab, Lahore

❖❖❖